امیرالمومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوال نمبر ۱:۔ کیا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب پر کوئی حدیث موجود ہے؟

جواب:۔ جی ہاں کثرت سے احادیث موجود ہیں بلکہ صحیح بخاری میں پورا باب ''ذکرِ معاویہ'' موجود ہے اور ترمذی شریف میں باب ''مناقبِ معاویہ'' موجود ہے، امام احمد بن حنبل کی کتاب فضائل الصحابہ میں فضائل معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا باب، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۴۳۷ پر ماجاء فی معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا باب موجود ہے اور صحیح ابن خزیمہ میں ''فضائل صحابہ '' کے عنوان کے تحت کسی دوسرے صحابی کے فضائل کا ذکر ہی نہیں، سیدنا امیر معاویہ کی فضیلت میں ایک حدیث موجود ہے (صحیح ابن خزیمہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۲۹)۔

مسندِ احمد میں مسندِ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، مسندِ حمیدی جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ پر احادیثِ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، مسندِ عبد بن حمید (المنتخب) جلد ۱ صفحہ ۴۷۵ پر معاویہ بن ابی سفیان، مسندِ ابی یعلیٰ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹ پر حدیثِ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ موجود ہے۔ یہ تھے ابواب اور عنوانات، اب احادیث پڑھیے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا ان پر جنت واجب ہے۔ مسلمانوں نے یہ جہاد حضرت امیر معاویہ کے ہمراہ کیا۔ یہ حدیث صحاح ستہ میں سے ہر ایک کتاب میں موجود ہے۔ (بخاری حدیث: ۲۷۸۸، ۲۹۲۴، مسلم: ۴۹۳۴، ابو داؤد: ۲۴۹۰، ترمذی: ۱۶۴۵، نسائی: ۳۱۷۱، ابن ماجہ: ۲۷۷۶)۔ حضرت امیر معاویہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک تراشے (بخاری: ۱۷۳۰، مسلم: ۳۰۲۱)۔ حضرت امیر معاویہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے (مسلم: ۶۴۰۹)۔ اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے (ترمذی: ۳۸۴۲)۔ اے اللہ معاویہ کے ذریعے ہدایت پھیلا (ترمذی: ۳۸۴۳)۔ اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا (مسندِ احمد: ۱۷۱۵۷)۔ میرے بیٹے حسن کے ذریعے اللہ تعالیٰ

مسلمانوں کے دو گروہوں (سیدنا معاویہ اور سیدنا امام حسن) کے درمیان صلح کرائے گا (بخاری: ۲۷۰۴)۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عباس کو بھیجا کہ معاویہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ اس لیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے (صحیح ابن خزیمہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۲۹)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: معاویہ کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں (بخاری: ۳۷۶۴)۔ حضرت ابن عباس کے سامنے حضرت امیر معاویہ کو امیر المومنین کہا گیا، اور آپ نے فرمایا: معاویہ فقیہ ہیں (بخاری: ۳۷۶۵)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی فقہ عطا کر دیتا ہے (بخاری: ۷۱)۔ اور فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے (ترمذی: ۲۶۸۱)۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنت میں ہیں (المعجم الکبیر: ۱۶۰۴۴)۔ اور سیدنا معاویہ کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَیْنَا (السنن الکبریٰ جلد ۸ صفحہ ۱۷۳)۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب فوت ہونے لگے تو وصیت فرمائی کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی قمیض پہنا کر حضور کی چادر کا کفن دینا، میری آنکھوں اور ہونٹوں پر نبی کریم ﷺ کے بال مبارک اور ناخن مبارک رکھ دینا اور مجھے اللہ کے حوالے کر دینا۔ یہ تبرکات انہوں نے سنبھال کر رکھے ہوئے تھے (الاستیعاب صفحہ ۶۸۷)۔

اگر نیت کا فتور کوئی فضیلت ماننے میں رکاوٹ ڈالے تو لیجیے! علامہ ابن حجر عسقلانی بخاری کی حدیث نمبر ۲۹۲۴ کے تحت لکھتے ہیں: قَالَ الْمُهَلِّبُ: فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْقِبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ یعنی مہلب نے کہا: اس حدیث میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت موجود ہے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۱۷)۔ علامہ عینی بھی یہی لکھتے ہیں کہ: اس حدیث میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت موجود ہے (عمدۃ القاری جلد ۱۲ صفحہ ۱۱)۔ علامہ قسطلانی لکھتے ہیں: لِاَنْفُسِهِمُ الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ بِاَعْمَالِهِمُ الصَّالِحَةِ یعنی اس لشکر کی مغفرت ان کے نیک اعمال کی وجہ سے ہوئی (ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۴۰۸)۔

اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا (مسندِ احمد

:۱۷۱۵۷)۔اس حدیث کے تحت علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَلَهٗ فَضِيْلَةٌ جَلِيْلَةٌ رُوِيَتْ مِنْ حَدِيْثِ الشَّامِيِّيْنَ یعنی اس حدیث میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زبردست فضیلت (فضیلتِ جلیلہ) موجود ہے (الاستیعاب صفحہ ۶۷۸)۔

اس حدیث کی شرح میں طیبی اور ملا علی قاری لکھتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہادی اور مہدی دو لفظ اس لیے استعمال فرمائے ہیں کہ بعض اوقات ہدایت دینے والا خود ہدایت پر نہیں ہوتا لہٰذا فرمایا: اے اللہ اسے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا۔ پھر تیسرا لفظ وَاهْدِ بِهٖ تکمیلاً استعمال فرمایا یعنی وہ کامل اور مکمل تھے اِنَّهٗ كَامِلٌ مُكَمَّلٌ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہے، جس ہستی کی یہ شان ہو اسکے حق میں کوئی شک کیسے کیا جا سکتا ہے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۰)۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے: صاحبِ فضیلتِ جلیلہ (ازالۃ الخفاء جلد ۱ صفحہ ۱۴۶)۔

اگر کوئی حضرت امیر معاویہ کا مخالف یہ کہے کہ آپ کے مناقب کا باب امام ترمذی بہت سے صحابہ کرام اور قبائلِ عرب کا ذکر کرنے کے بعد لائے ہیں اور امام احمد بن حنبل نے بھی فضائل الصحابہ میں کس درجے میں جا کر ان کا باب قائم کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً تو معمولی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی آپ کی اس بات کو گھاس نہیں ڈالے گا، دوسری گزارش یہ ہے کہ امام ترمذی نے مناقب معاویہ کا باب باندھنے کے بعد مناقبِ عمرو بن عاص، پھر مناقبِ خالد بن ولید، مناقبِ سعد بن معاذ، مناقبِ قیس بن سعد بن عبادہ، مناقبِ جابر بن عبداللہ، مناقبِ مصعب بن عمیر، مناقبِ براء بن مالک، مناقبِ ابی موسیٰ اشعری، اللھم اغفر للانصار والمہاجرہ، ماجآء فی فضل من رای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فضل من بایع تحت الشجرۃ، باب فیمن سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب فضل فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب فضل خدیجہ، باب فضل عائشہ، باب فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب من فضائل ابی بن کعب، باب فی فضل الانصار وقریش۔ یہ تمام ابواب اسی ترتیب کے ساتھ ترمذی شریف میں موجود ہیں، جس کا دل چاہے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے اور دین کی تجدید کے ٹھیکے داروں کی عقل اور ایمان پر جی بھر کر روئے اور مدینہ شریف کی طرف منہ

کر کے اپنے آقا کو دکھڑا سنانے کے لیے انا اللہ پڑھ کر فریاد کرے:

یَارَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا   یَاحَبِیْبَ اللہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

امام احمد بن حنبل کی کتاب فضائل الصحابہ میں بھی حضور کریم ﷺ کے سگے چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب اور سیدنا عبداللہ بن عباس کا باب فضائلِ معاویہ کے بعد موجود ہے۔

دوستو! ایک صحابی کی مخالفت کے لیے اتنی باریکیوں میں جانا اور پھر وہاں بھی منہ کی کھانا، مگر پھر بھی خدا کا خوف نہ آنا، ایسے لوگوں کے لیے ہم ہدایت کی دعا ہی کر سکتے ہیں۔

مخالفین سیدنا معاویہ کہہ رہے ہیں کہ وَقِهِ الْعَذَابَ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آقا کریم کے علم مبارک میں تھا کہ ان سے ایسا کام ہوگا جس سے عذاب کے مستحق قرار پاسکیں گے۔ ہم جواباً عرض کرتے ہیں کہ حدیث کو سمجھنے کے لیے اندازے نہیں لگائے جاتے۔ کم از کم قرآن کے الفاظ: وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی طرف ہی دھیان دے لیا ہوتا۔ اندھے کا اندازہ اُسے کنویں میں بھی گرا سکتا ہے۔ اس حدیث کے تحت علامہ ابنِ عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زبردست فضیلت (فضیلتِ جلیلہ) موجود ہے (الاستیعاب صفحہ ۶۷۸)۔ ہم آپ کا اندازہ تسلیم کر کے اپنا ایمان خراب کرنے کی بجائے علماء کا اسے فضیلتِ جلیلہ تسلیم کرنا مان کر اپنا ایمان کیوں نہ بچالیں؟

سوال نمبر ۲: کیا علماء نے حضرت امیر معاویہ کے مناقب پر احادیث کے بارے میں لَمْ یَصِحّ فرمایا ہے؟

جواب: لَمْ یَصِحّ سے ان کی مراد یہ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں حسن اور ضعیف احادیث موجود ہیں۔ صحیح احادیث آپ آنکھوں سے پڑھ چکے ہیں۔ اب اگر کسی نے لَمْ یَصِحّ کہہ بھی دیا ہے تو یہ اس کا تسامح ہے۔ اور بخاری کی مذکورہ بالا حدیث نمبر ۲۹۲۴ کے تحت مَنْقَبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ کے الفاظ آپ پڑھ چکے ہیں۔ ترمذی شریف اور فضائل صحابہ وغیرہ میں پورا باب ہے جسکا نام ہے "مناقبِ معاویہ اور فضائلِ معاویہ بن ابی سفیان" اب ان ابواب سے سامنے ایک قول لَمْ یَصِحّ کی کیا حیثیت؟ جسکے خلاف دوسرا قول فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْقِبَةٌ

لِمُعَاوِيَةَ اور تیسرا قول وَلَهٗ فَضِيْلَةٌ جَلِيْلَةٌ موجود ہے۔ اسکے ساتھ کثرت سے دلائل بھی موجود ہوں تو مثبت پلڑا بھاری ہوا یا منفی؟ مثبت سوچ کیا کہتی ہے اور منفی سوچ کیا کہتی ہے؟[1] ایک عام آدمی کے بارے میں بھی منفی سوچ اچھی نہیں ہوتی چہ جائیکہ ایک صحابی کے بارے میں منفی بات کو ترجیح دی جائے! خصوصاً جو لوگ دوسروں کو مثبت سوچ کا درس دیتے ہیں یہاں انکی دو نمبری بالکل واضح ہو رہی ہے۔ یہ لوگ ہر کسی کے لیے مثبت ہیں مگر صحابہ کے لئے منفی۔

سوال نمبر ۳: ۔کیا علماء نے سیدنا امیر معاویہ کی شان میں الگ کتابیں بھی لکھی ہیں اور کیا وہ کتابیں اس وقت دستیاب ہیں یا مٹ چکی ہیں؟

جواب: ۔علماء نے سیدنا امیر معاویہ کی شان میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے یہ کتابیں آج بھی دستیاب ہیں ۔ (۱)۔احادیث کی کتابوں میں مستقل ابواب اصل بنیاد ہیں۔ (۲)۔تطہیر الجنان (علامہ ابن حجر مکی)۔(۳)۔ارشاد الصواب لمن وقع فی بعض الاصحاب (علامہ مخدوم عبدالواحد سیوستانی)۔(۴)۔ناہیہ عن ذمِ معاویہ (علامہ پرہاروی)۔(۵)۔النار الحامیہ لمن ذم معاویہ (حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی)۔(۶)۔سیدنا امیر معاویہ (مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی)۔(۷)۔ دشمنانِ امیر معاویہ کا علمی محاسبہ (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی صاحب)۔(۸)۔فضائلِ امیر معاویہ (حضرت علامہ غلام محمود ہزاروی)۔ یہ سب فوت شدہ بزرگوں کی کتابیں ہیں۔ اِس وقت موجود علماءِ اسلام کی کتابیں الگ ہیں۔

کئی صحابہ ایسے بھی ہیں جن کی شان میں کبھی کوئی الگ کتاب نہیں لکھی گئی بلکہ اکثر انبیاء علیہم السلام ایسے ہیں جن کی شان میں کوئی کتاب موجود نہیں اس کے باوجود ان کی شان اور عظمت تسلیم شدہ ہے۔ اسی طرح اگر بالفرض سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی مستقل کتاب نہ بھی ہوتی تو آپ کی شان پھر بھی تسلیم شدہ تھی۔ مگر جب صحابہ میں سے کسی کی مخالفت ہو گی تو ہم ضرور خصوصی دفاع کریں گے۔

سوال نمبر ۴: ۔ جب تمام صحابہ کرام قابلِ احترام ہیں تو پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر خصوصی توجہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: ۔جس بھی صحابی کی مخالفت ہو اس کے دفاع پر خصوصی توجہ دینا سنت بھی ہے اور

مسلمانوں کا طریقہ بھی۔ ایک مختصر سا مخصوص طبقہ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی افضلیت کے انکار میں مختلف حربے کر رہا ہے اور یہی لوگ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ان موضوعات کا خصوصی نوٹس لینا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افضلیت شیخین اور دفاعِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں چیزوں کو بے شمار علماء کرام علیہم الرضوان نے اکٹھا بیان کیا ہے۔ مثلاً صواعقِ محرقہ میں جہاں افضلیت شیخین بیان ہوئی ہے اسی مصنف نے ساتھ ہی تطہیر الجنان فی مناقبِ معاویہ بن ابی سفیان بھی تحریر کر دی ہے۔

یہ اسی طرح ہے جیسے خوارج نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے چوتھا خلیفہ برحق ہونے کا انکار کیا (ابوداؤد حدیث: ۴۶۴۶)، اہلِ سنت نے سیدنا مرتضیٰ کی خلافت برحق ثابت کرنے کے لیے حق چار یار کا نعرہ لگایا، تاکہ چوتھے یار کو خلافتِ راشدہ میں شامل کیا جائے۔

اسی طرح عقائد کی کتابوں میں تقریباً سوا لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے خلفائے راشدین سمیت چند صحابہ ایسے ہیں جن کا نام لے خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جس پر طعن ہوگا اس کا دفاع ہوگا۔

دیکھیے! امام خلال علیہ الرحمۃ نے چاروں خلفائے راشدین کے فوراً بعد یہ عنوان قائم کیا ہے: ذکر ابی عبد الرحمن معاویہ بن ابی سفیان وخلافتہ رضوان اللہ علیہ (کتاب السنہ للخلال جلد ا صفحہ ۴۳۵)۔ اس باب میں امام خلال نے سیدنا امیر معاویہ کی شان میں اکسٹھ (۶۱) احادیث بیان کی ہیں۔ احادیث میں جن بارہ خلفاء کے آنے کا ذکر ہے ان بارہ خلفاء میں حضرت امیر معاویہ کو بھی امام خلال سمیت بے شمار علماء نے شامل کیا ہے۔ مثلاً علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۷، فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۹ صفحہ ۲۵۔

امام بیہقی کی کتاب الاعتقاد صفحہ ۲۲۰ پر خلفائے راشدین کے فوراً بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا خصوصی دفاع اور خوبصورت تذکرہ موجود ہے۔ امام غزالی کی کتاب الاقتصاد صفحہ ۱۴۷ پر خلفائے راشدین کے ذکر کے ساتھ سیدنا امیر معاویہ کا خصوصی دفاع موجود ہے اور لکھتے ہیں کہ اس موضوع پر اختلافی باتیں اکثر رافضیوں اور خارجیوں کی گھڑی ہوئی ہیں اور

زبردست نکتہ یہ بیان کرتے ہیں کہ: کسی مسلمان کے بارے میں حسن ظن سے کام لینے میں غلطی کر جانا بہتر ہے اس سے کہ اس پر طعن کرنے میں انسان حق بجانب ہو(الاقتصاد صفحہ ۱۴۸)۔

سوال نمبر ۵:۔ کیا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان کرنا خارجی فتنہ ہے اور کیا ان کے نعرے لگا کر بالواسطہ بغض مولیٰ علی پھیلایا جا رہا ہے؟

جواب:۔ اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے۔ بدگمانی بہت بڑا گناہ ہے، منفی سوچ بہت بڑا ظلم ہے۔ حلف پر بھی یقین نہ کرنا اور نیت میں شک کرنا مسلمان کی شان نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنا توحید کے خلاف نہیں۔ صدیقِ اکبر کی افضلیت بیان کرنا شانِ رسالت کے خلاف نہیں۔ شان سیدنا علی المرتضیٰ بیان کرنا افضلیتِ صدیقِ اکبر کے خلاف نہیں اور شانِ سیدنا معاویہ بیان کرنا شانِ سیدنا علی المرتضیٰ کے خلاف نہیں، ہاں منفی سوچ اور بدگمانی ایسے وہم پیدا کرسکتی ہے۔ نیز سیدنا امیر معاویہ کے یہ فضائل احادیث میں موجود ہیں، تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدانخواستہ اہلِ بیت کی مخالفت فرمائی ہے؟ بلکہ اس کے برعکس یہ حدیثیں پڑھیے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی جلد ہی میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہلِ بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائے گی، انکا ایک خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کا نام دیا جائے گا، ان سے جنگ کرو بے شک وہ مشرک ہیں (مجمع الزوائد: ۱۶۴۳۴)۔ اور فرمایا: یہ لوگ اگلے گزرے ہوئے لوگوں پر طعن کریں گے (المعجم الاوسط: ۶۶۰۵)۔ الحمدللہ ہم بات حدیث سے کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے گمان سے اور گمان بھی گمانِ بد۔ اسی لیے یوں الزام تراشی کر رہے ہیں کہ: بالواسطہ بغضِ مولیٰ علی پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ "بالواسطہ" ان کے اپنے دماغ کے واسطے سے جنم لے رہا ہے ۔گویا بدگمانی کا اعتراف اللہ کریم نے خود ان کی زبان سے کرا دیا ہے۔

سوال نمبر ۶:۔ کیا علماء نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں خاموشی کا حکم دیا ہے؟

جواب:۔ علمائے کرام نے صحابہ کا ذکر اچھے لفظوں کے ساتھ کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کے درمیان جھگڑوں کے بارے خاموشی کا حکم دیا ہے۔ اصل الفاظ دیکھیے! عقائدِ نسفی کے متن میں

ہے: وَ یُکَفُّ عَنْ ذِکْرِ الصَّحَابَۃِ اِلَّا بِخَیْرٍ یعنی صحابہ کا ذکر کرتے وقت زبان کو کنٹرول کیا جائے، صرف بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر کیا جائے (عقائدِ نسفی صفحہ ۶)۔ جسے یُکَفُّ نظر آ رہا ہو اسے اِلَّا بِخَیْرٍ بھی نظر آ جانا چاہیے۔

اس کی شرح میں علامہ تفتازانی لکھتے ہیں: لِمَا رُوِیَ فِی الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ مِنْ مَنَاقِبِہِمْ وَوَجُوْبِ الْکَفِّ عَنِ الطَّعْنِ فِیْہِمْ یعنی صحابہ کے مناقب میں صحیح احادیث موجود ہیں اور ان کو طعن کرنے کے بارے میں زبان کو روکنا واجب قرار دیا گیا ہے (شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۴۸)۔ اپنی آنکھوں سے دیکھیے! خاموشی کے باوجود مناقب؟ کیا سمجھے!

تصوف کی بنیادی کتاب التعرف میں لکھا ہے کہ: وَسَکَتُوْا عَلَی الْقَوْلِ فِیْمَا کَانَ بَیْنَہُمْ مِنَ التَّشَاجُرِ ، وَلَمْ یَرَوْا ذٰلِکَ قَادِحاً فِیْمَا سَبَقَ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْحُسْنٰی یعنی صحابہ کرام کے درمیان جھگڑوں کے بارے میں صوفیاء نے خاموشی اختیار کی ہے، لیکن ان جھگڑوں کو صوفیاء نے صحابہ کے ان درجات کے خلاف نہیں سمجھا جو اللہ کی طرف سے انہیں عطاء ہو چکے ہیں (التعرف صفحہ ۶۲)۔

حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وَاتَّفَقَ اَھْلُ السُّنَّۃِ عَلٰی وُجُوبِ الْکَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ، وَالْاِمْسَاکِ عَنْ مَسَاوِیْہِمْ وَاِظْھَارِ فَضَائِلِھِمْ وَمَحَاسِنِہِمْ وَتَسْلِیْمِ اَمْرِ ھِمْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یعنی تمام اہلِ سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کے درمیان جھگڑوں کے بارے میں خاموشی، اور ان کی غلطیوں کے بارے میں زبان کو روکنا، اور ان کے فضائل اور محاسن کا اظہار کرنا اور ان کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد کرنا واجب ہے (غنیۃ الطالبین جلد ۱ صفحہ ۱۶۳)۔

بتائیے! حضور غوثِ اعظم نے تمام اہلِ سنت کا اجماع بیان کیا ہے کہ نہیں؟ جھگڑوں پر خاموشی مگر فضائل اور محاسن کے اظہار کو واجب کہا ہے کہ نہیں؟ اب آپ نے جو اپنے خطاب میں پوری امت کو بے شرم کہہ دیا ہے، اس کا کیا بنے گا؟ آپ کا یہ فتویٰ کس کس پر گیا؟

تعجب کی بات ہے کہ صحابہ کرام کے حالات پر لکھی گئی کتابوں مثلاً اسد الغابہ،

الاستیعاب اور الاصابہ وغیرہ میں معاویہ بن ابی سفیان کا عنوان صحابہ کے ذکر خیر کے درمیان اپنی ترتیب کے ساتھ واقع ہوا ہو اور باقی صحابہ کا ذکر انکے فضائل کہلائے اور سیدنا معاویہ کا ذکر فضیلت سے خالی سمجھ لیا جائے؟ تعصب کی یہ عینک اور وہ بھی صحابی کے خلاف! اللہ پناہ دے۔

مثلاً صحابہ کے حالات اور فضائل پر لکھی گئی بنیادی کتاب اسد الغابہ میں لکھا ہے: ابو بکر، عمر، عثمان اور علی افضل تھے معاویہ سے، مگر معاویہ قیادت میں سب سے آگے تھے وَ مُعَاوِیَۃُ اَسْوَدُ (اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۷)۔ اور لکھا ہے حضرت معاویہ سے ابن عباس، ابو سعید خدری، ابودرداء، جریر، نعمان بن بشیر، ابن عمر، ابن زبیر وغیرہ صحابہ نے حدیثیں روایت کیں (اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۷)۔ بتایئے یہ فضائل ہیں کہ نہیں؟

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ معاویہ بن ابی سفیان کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں:

صحابی ابن صحابی، ان کتابوں میں انکے ذکر کی تکرار موجود ہے۔۔۔۔۔۔ ایک سو تریسٹھ حدیثوں کے راوی ہیں جن میں سے چار پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔۔۔۔۔۔ آپ کی شان میں ترمذی میں حدیث موجود ہے کہ اے اللہ اسے ہادی اور مہدی بنا۔۔۔۔۔۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: معاویہ ٹھیک کہتے ہیں وہ فقیہ ہیں (تہذیب الاسماء واللغات جلد ۱ صفحہ ۴۹۳ تا ۴۹۵)۔

امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قریب ہے کہ میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہو گی جسے اللہ بخش دے گا اس فضیلت کے سبب جو ان کو میری سرکار میں ہے۔ پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اوندھا گرائے گا، یہ وہ ہیں جو ان لغزشوں کے سبب صحابہ پر طعن کریں گے.................. امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر خلافت کے اہل نہ ہوتے تو امام مجتبیٰ ہرگز انہیں تفویض نہ فرماتے، نہ اللہ و رسول اسے جائز رکھتے (فتویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۷۱ مطبوعہ آرام باغ کراچی)۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے (تحقیق الحق صفحہ ۱۵۹)۔ بتائیے! نبی کا کاتب ہونا بہت بڑی فضیلت ہے کہ نہیں؟

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلا شک وشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے صحابی ہیں اور بے شک وہ کاتبِ وحی ہیں اور ام المومنین (امِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے بھائی ہیں اور یقینا شام وعراق سے یہود کے فتنوں کا قلع قمع کرنے والے ہیں کہ ان کی حکمتِ عملی نے آتش کدہِ عجم کو بجھا کر رکھ دیا جیسا کہ مخفی نہیں ہے، تم پر لازم ہے کہ اولیاء اللہ کے ساتھ اعتقاد رکھو اور ان کا مسلک اختیار کرو (انوارِ قمریہ صفحہ ۳۷۰)۔ یہ ہیں اصل شیخ الاسلام۔

بتائیے یہ ساری باتیں فضائل ہیں کہ نہیں؟ اور یہ بیان کرنے والی شخصیت کون ہے؟ اور انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا خصوصی انتخاب کیوں کیا ہے؟

اگر خاموشی کا مطلب حضرت سیدنا امیر معاویہ کی شان بیان کرنے سے منع کرنا ہو تو یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی خارجی اہلِ بیت کی شان بیان کرنے سے منع کرے کیونکہ سب کے لیے خاموشی کا حکم ہے۔ جھگڑے اہلِ بیت کے اپنے اندر بھی ہوئے ہیں۔ ادب والے وہاں بھی خاموش ہیں مگر ان کے مناقب پھر بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً: سیدنا امامِ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے درمیان برادرانہ ناراضگی اور پھر صلح (نور الابصار صفحہ ۱۸۹)، سیدنا مولا علی اور سیدتنا زہراء رضی اللہ عنہما کے درمیان گھریلو ناچاقی (بخاری حدیث: ۹۲۶، جلاء العیون صفحہ ۲۳۱)، سیدنا امام باقر اور سیدنا امام حسن کے صاحبزادے کے درمیان جھگڑا (الروضہ من الکافی حدیث: ۱۴۷۸۵)۔ شیعہ کی اسی کتاب میں اسی حدیث کے اندر لکھا ہے کہ امام پاک نے فرمایا: تم لوگ ہمارے معاملات میں دخل مت دو لَا تَدْخُلْ فِيمَا بَيْنَنَا۔ اور جلاء العیون کی مذکورہ بالا روایت کے بارے میں شیعہ کی اسی کتاب میں اسی مقام پر لکھا ہے کہ: در کارہائے بزرگان دین و مقربان درگاہ رب العالمین تفکر نمی باید نمود یعنی بزرگانِ دین اور اللہ کے پیاروں کے باہمی معاملات میں غور خوض نہیں کرنا چاہیے (جلاء العیون صفحہ ۲۳۱)۔

یہ بھی بتائیے کہ پندرھویں صدی کے لوگوں کے مناقب پر مضامین اور کتابیں لکھنا جائز اور صحابی کے مناقب پر کتابیں لکھنا ناجائز! آپ دعویٰ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

چند قابلِ توجہ باتیں

(۱)۔ جو لوگ دوسروں کو اعتدال کا درس دیتے ہیں، اعلیٰ ظرفی اور برداشت سکھاتے ہیں، آج انکی اعلیٰ ظرفی کہاں چلی گئی، وہ اعتدال کیا ہوا؟ کیا یہ ڈرامہ تھا کہ کسی کو چھیڑو نہیں اور اپنا مسلک چھوڑو نہیں؟ جنہوں نے ''فرقہ پرستی کے خاتمہ'' پر کتابیں لکھی تھیں، ایسے لوگ خدا پرستی کو چھوڑ کر فرقہ پرستی پر کیوں اتر آئے؟ کیا وہ نصیحت صرف دوسروں کے لیے تھی؟ گستاخی کی مخالفت تو واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے مگر مناقب کی مخالفت اور وہ بھی اتحاد واتفاق کا دعویدار ایسی مخالفت کرے تو ہم اسے گستاخ طبقے کا ایجنٹ کہنے پر مجبور ہوں گے اور اس کا نعرہِ اتحادِ امت دراصل افتراقِ امت ثابت ہو گیا۔

(۲)۔ یہی لوگ کہتے تھے کہ ہمارے اندرونی اختلافات کی وجہ سے غیر مسلموں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اب ان کی وہ احتیاط کہاں گئی؟

(۳)۔ یہی لوگ اپنے خطاب میں کہہ رہے ہیں کہ: ''خلفائے راشدین کے بعد مولا علی کے مقابلے پر کسی کو کھڑا کرنے والا اپنے ایمان کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ یہ کوئی بے شرم آدمی کر سکتا ہے جسے نہ خدا کا حیاء نہ مصطفی کا حیاء''۔ اب اس خطاب میں ''مقابلے'' کا لفظ آنجناب کی اپنی کارستانی ہے، اہلِ سنت کا مقصد تو صرف سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے والوں کے مقابلے پر آپ کے فضائل بیان کرنا ہے۔ آپ کے اس جملے میں خلفائے راشدین کے ساتھ بھی مولا علی کا مقابلہ مذکور ہے اور یہ آپ کی طرف سے سخت بے احتیاطی ہے۔ پھر ایمان کی جڑ کاٹ دینے کے الفاظ بھی نازیبا الفاظ ہیں اس لیے کہ ان میں کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ پھر جناب کا یہ فرمان کہ ''یہ کوئی بے شرم آدمی کر سکتا ہے'' یہ الفاظ بھی نازیبا ہیں جو کسی معتدل آدمی کو زیب نہیں دیتے۔ خصوصاً جناب کے یہ سب فتوے تو دراصل پوری امت مسلمہ پر لگ رہے ہیں، اس لیے

کہ ان سب کا عقیدہ فضائل معاویہ کا تھا۔

جناب کی مذکورہ بالا گالی گلوچ کے باوجود جناب کا ایک محب لکھتا ہے: ''شیخ الاسلام[1] نے کسی کی تحقیر اور تضحیک کیے بغیر صرف نفسِ مسئلہ پر ارتکاز کیا جو کہ ہمشیہ ان کا وطیرہ رہا ہے''۔

اس وکالت کو درست ثابت کرنے کے لیے لغت کی کتابوں میں ہی کوئی تبدیلی کرنا پڑے گی، یا پھر کوئی کرامت ہی ان گالیوں پر پردہ ڈال سکتی ہے، اور یہی اگر جناب کا ہمیشہ وطیرہ رہا ہے تو پھر تکفیر و تفسیق کا یہ دوام مبارک ہو۔

دوسروں کو فتویٰ باز کہنے والے آج خود فتویٰ بازی پر آ گئے ہیں اور چودہ سو سالہ امت کو خارجی اور ناصبی کہنا شروع کر دیا ہے۔ اگر آپ اہلِ سنت کو ناصبی اور خارجی ہی کہنے پر بضد ہیں تو پھر سنیے! حضور غوث پاک فرماتے ہیں کہ: اہلِ سنت کو ناصبی کہنا رافضیوں کی علامت ہے (غنیۃ الطالبین جلد ا صفحہ ۱۶۶)۔ امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: اہلِ سنت کو خارجی کہنا رافضیوں کا شعار ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۳)۔

(۴)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب بدعات ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جائیں تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے۔ جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے (السنۃ للخلال: ۷۸۷)۔ تو اب بتایئے! (۱)۔ جب سیدنا امیر معاویہ کا گالیاں دی جا رہی ہیں تو ان کا دفاع نہ کرنے والوں کا کیا بنے گا؟ (۲)۔ جو شخص دفاع کرنے والوں پر ہی گرم ہو جائے اس کا کیا بنے گا؟ (۳)۔ جو شخص سیدنا معاویہ کے لیے بغاوت اور خروج کے لفظ اردو میں استعمال کر کے لوگوں کا ذہن خراب کرے اور عربی کے ان لفظوں کا صحیح محمل بیان نہ کرے، اس کا کیا بنے گا؟

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

1